www.novelsclubb.com
قیدِ زندگی
°از قلم ایشل بلوچ°
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

قیدِ زندگی

از

ایشل بلوچ

www.novelsclubb.com

شر کہاں نہ اٹھانا تھا!! کہاں غصہ دبانا تھا

میں اکثر بھول جاتی ہوں

کہاں خاموش رہنا تھا

کہاں شکوہ نہ کرنا تھا کہاں جملہ نہ کسنا تھا

کہاں ہر گز نہ ہنسنا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کہاں رشتہ بچانا تھا، کہاں پہ ہار جانا تھا

کہاں بس مسکرانا تھا

کہاں سب بھول جانا تھا کہاں نظریں جھکانی تھیں

کہاں سوچیں چھپانی تھیں۔

کہاں پر معاف کرنا تھا کہاں دل صاف رکھنا تھا،

www.novelsclubb.com

کہاں نہ ضد لگانی تھی، کہاں چاہت دکھانی تھی۔

کہاں ہمت بڑھانا تھی،

کہاں نیکی کمانا تھی

سمے جب بیت جاتا،

مجھے سب یاد آتا

ہر اک لمحہ، ہر اک چہرہ،

www.novelsclubb.com

سبق اک دے کے جاتا مگر میں کیا کروں اپنا!!؟؟؟

کنجی صبر کی رکھ کے. میں

!!کہیں پہ بھول جاتی ہوں اکثر بھول جاتی ہوں-------

حیافاطمہ-------)

www.novelsclubb.com

ایمن نے روم میں آکر بیگ صوفے پر رکھا اور اسٹالر بیڈ پر رکھ کر فریش ہونے چلی گئی واپس آئی تو سلمہ چائے لے آئی تھی سلمہ ماموں نہیں آئے ابھی تک-----

نہیں باجی وہ نہیں آئے تھے-----

اچھا ٹھیک ہے------

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سلمہ نیچے چلی گئی ایمن نے بیگ سے اپنا سیل فون نکالا اور احمر کا نمبر ڈائل کیا بیل جا رہی تھی لیکن وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا ایمن نے سیل فون سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور خود کھڑکی کے قریب آ کر کھڑی ہوئی کھڑکی کے دونوں پٹ کھول دیے کھڑکی سے ٹھنڈی اور دلکش ہوا آ رہی تھی ایمن کو وہ ہوا اپنے اندر اُترتی محسوس ہوئی تھی اس کی فون پر رنگ ہوئی تو اس نے مڑ کر دیکھا اور فون اٹھا لیا۔۔۔۔۔۔

ہیلو بھا نجی کوئی کام تھا۔۔۔۔۔۔

آپ کہاں ہیں بتا کر نہیں گئے۔۔۔۔۔

میں گھر آ کر بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

او کے میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

او کے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمن وہاں کی تازہ ہوا کھا رہی تھی اس نے دو قدم آگے بڑھ کر چائے سائیڈ ٹیبل سے اٹھائی اور وہاں واپس کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

ڈھائی سال پہلے

ایمن اپنے روم میں بیٹھی اپنا اسائنمنٹ بنا رہی تھی اس کا لاسٹ سمیسٹر تھا۔۔۔۔۔

زینب شہناز بیگم کے ساتھ کسی کے گھر گئی تھی۔۔۔۔

محمد احمد صدیق خان کے ساتھ یونی ورسٹی سے واپس آ رہا تھا کے ان کی گاڑی سنسان جگہ پر کچھ نقاب پوش افراد نے روک لی گاڑی کے سامنے دو لوگ تھے دو نے گاڑی کا شیشہ ناک کیا صدیق خان نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا محمد احمد بھی نکل رہا تھا لیکن انہوں نے اس کو وہاں بیٹھا رہنے کو کہا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچانک فضہ میں تین چار فائیر کی آواز ہوئی تو محمد احمد نے چونک کر باہر دیکھا اس کو اپنا باپ نظر نہیں آیا وہ جلدی سے گاڑی سے اترا تو اس کے پیروں سے زمین کھینچ لی گئی تھی وہ بھاگتا ہوا صدیق خان کے کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔ابوابو کیا ہوا۔۔۔اس نے ان آدمیوں کو دیکھا تو وہ اپنی گاڑیوں میں سوار ہو رہے تھے اور گاڑیاں بھگاتے ہوئے وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔

محمد احمد صدیق خان کا بے جان وجود دیکھ رہا تھا تپتی دھوپ میں وہ روڈ کے بیچوں بیچ بیٹھا تھا اس کے گلے میں پیاس سے جیسے کانٹے اگ آئے تھے اس کو کیا پرواہ تھی اس نے اپنے لرزتے ہاتھوں سے اپنے باپ کا سر اٹھا کر اپنے گھٹنے پر رکھا اس کے ہاتھ خون آلود ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

پولیس کی موبائل روڈ کراس کر رہی تھی کے ان کی نظر ان دونوں پر پڑی وہ رک کر وہاں آئے ایک نوجوان ایس ایس پی تھا اس نے محمد احمد کو وہاں سے اٹھایا اور صدیق خان کو ہسپتال منتقل کیا محمد احمد نے کال کر کے گھر سے سب کو بلایا تھا جب

www.novelsclubb.com

محمد احمد وہاں پہنچا تو ایمن والے پہلے سے ہاسپٹل میں موجود تھے صدیق خان کو ایمر جنسی روم میں لے گئے ایمن محمد احمد کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اس کی آف وائٹ ٹی شرٹ اب سرخ ہو گئی تھی یہ کیا ہوا ہے محمد احمد ابو کو کس نے لگائیں ہیں گولیاں۔۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ ایمن میرے سامنے وہ لوگ ابو کو گولیاں لگا کر چلے گئے میں کچھ نہیں کر سکا میں اتنا بھی نہیں کر سکا محمد احمد نے اپنے بال انگلیوں میں میں جکڑ لیے اور وہاں کوریڈور میں نیچے بیٹھتا گیا۔۔۔۔۔

محمد احمد اٹھو سنبھالو خود کو۔۔۔ایمن نے اس کو وہاں سے اٹھایا وہ اس سے بڑی تھی۔۔۔۔۔

زینب تب چھوٹی تھی وہ بی جان کے قریب ان کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

اور شہناز بیگم تو ہوش میں ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمرجنسی روم کا دروازہ کھولا ڈاکٹرز باہر نکل آئے۔۔۔۔۔

صدیق خان کے ساتھ کون ہیں محمد احمد ان کے پاس دوڑتا ہوا آیا ساتھ ایمن بھی ان کے پیچھے آئی۔۔۔۔۔

آئی ایم سوری وہ موقع پر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

وہ خان فیملی کے لیے الفاظ تھے یاں بم دھماکہ۔۔۔۔۔

وہ لوگ ٹوٹ گئے تھے بکھر گئے تھے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تین دن بعد۔۔۔۔۔۔

آج صدیق خان کا سوئم تھا لوگ آئے بھی گئے بھی ان لوگوں کو کچھ نہیں پتہ تھا وہ لوگ ٹوٹے ہوئے تھے ہر کوئی اپنے کمرے میں تھا۔۔۔۔۔

محمد احمد اپنے روم سے نکلا اور گاڑی کی چابی لیکر اسی روڈ پر آگیا شام ڈھل رہی تھی

وہاں روڈ پر اب خون کے نشانات مٹ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہی پولیس موبائل گزری اور تھوڑا آگے جا کر پھر پیچھے آئی۔۔۔۔۔۔

اس سے وہ ہی نوجوان آفیسر نکلا جس نے اس کی اس دن ہیلپ کی تھی۔۔۔۔۔۔

یہاں کیوں آئے ہو اس آفیسر نے پوچھا۔۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیوں۔۔۔۔۔۔

جب یہ پتہ نہیں تو آئے کیوں ہو۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاید اپنے ابو کا بدلہ لینا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

تو یہاں کس سے لوگے بدلہ کوئی نظر آرہا ہے اس زمین سے لوگے۔۔۔۔

نہیں میں ان لوگوں کے لیے زمین تنگ کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ابو کے ساتھ ایسا

کیا۔۔۔۔۔۔

تو کرو پر وہ لوگ ڈھونڈنے سے ملیں گے ایسے نہیں۔۔۔۔۔

آپ میری ہیلپ کریں گے۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں یہ میرا فرض ہے میری ڈیوٹی میں شامل ہے اور اب گھر جاؤ اور اپنے آپ کو اس سب کے لیے تیار کرو۔۔۔۔۔

محمد احمد نے دو قدم آگے بڑھائے تو اس کو ایک انگھوٹھی نظر آئی جو روڈ کی سائیڈ پر پڑی تھی۔۔۔۔۔

یہ وہی انگھوٹھی تھی جو اس آدمی کو پہنی ہوئی تھی جس نے گاڑی کا شیشہ ناک کیا تھا

اس نے رنگ اٹھا کر جینز کے پاکٹ میں ڈالی اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

گھر آکر بھی اس کو سکون نہ تھا وہ ایمن کے روم میں آیا اور دروازہ ناک کیا۔۔۔۔۔

ہاں آجاؤ ایمن کی رونے کی وجہ سے آواز بھاری ہوگئی تھی۔۔۔۔۔۔

ایمن تم نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے ہر کوئی بکھر کے رہ گیا ہے۔۔۔۔۔

ہمیں سمیٹنے والا جو چلا گیا ہے ایمن کے الفاظ ایسے تھے کے محمد احمد کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔۔۔۔

اٹھو تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔اس نے وہی رنگ جیب سے نکالی یہ دیکھو۔۔۔۔

کیا ہے یہ۔۔اس نے حیرت سے دیکھا۔۔۔۔۔

یہ وہی رنگ ہے جو اس آدمی نے پہن رکھی تھی جس نے ہماری گاڑی روکی تھی

اس کو دو رنگز ایک جیسی تھیں ایک چھوٹی انگلی میں اور یہ بڑی انگلی میں ہم نے بدلہ لینا ہے ابو کا کیا میرا ساتھ دو گی اس نے ہاتھ اس کے آگے پھیلایا ایمن نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

اور پرومس کرو کہ جب تک ابو کا بدلہ نہ لیں تم نہیں روؤ گی۔۔۔۔

آنسوں پے کب کسی کا زور ہوتا ہے محمد احمد میں اتنی مضبوط نہیں۔۔۔۔۔

تمہیں مظبوط بننا ہو گا امی کی خاطر بی جان زینب کی خاطر ہم دونوں کو مظبوط بننا ہو گا

ایمن۔۔۔۔۔

تم ٹھیک کہتے ہو میں کوشش کروں گی۔۔۔۔۔ ہمم گڈ گرل۔۔۔اس نے ایمن

کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے بال چھڑے ایمن کے سارے بال بکھر گئے عام

حالات ہوتے تو وہ اس کو نہ چھوڑتی لیکن وہ اس وقت تھوڑا ہنسی محمد احمد نے اٹھ کر

اس کے آگے ہاتھ پھیلایا اور ایمن ہاتھ پکڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

چلو امی اور بی جان کے پاس جائیں محمد احمد نے اس کو کہا۔۔۔۔۔

ہاں چلو تمہیں پتہ ہے تم مجھے ایک دم سے بڑے بڑے لگنے لگے ہو۔۔۔۔۔

اچھا وہ کیوں۔۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔۔

آج

محمد احمد لان میں بیٹھا اپنی سوچ میں تھا کے دوسری چیئر کھینچ کر وہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔اس کی آواز پر اس نے چونک کر مایا کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہے ہو کچھ غلط کیا میں نے۔۔۔۔۔۔

اس نے جواب نہیں دیا اچھا ٹھیک ہے نہ دو جواب میں پھر بھی بات کروں گی میری زبان تھک گئی ہے چپ رہ رہ کر تم تو اپنے کتے سے باتیں کرتے ہو میں کس سے کروں۔۔۔۔۔

محمد احمد پاس رکھی بک اٹھائی یہ وہی بکس تھیں جو اس نے ایک دو ماہ پہلے منگوائی تھیں۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تمہیں پتہ ہے میری ماما کی ڈیتھ ہو گئی ہے اور صرف ڈیڈ ہیں وہ بھی پتہ نہیں کیسے ہونگے۔۔۔ محمد احمد کی بک سے گرفت ڈھیلی ہوئی پھر اس نے مظبوطی سے بک کو پکڑا اور پڑھنے لگا۔۔۔۔۔

ہں عجیب انسان ہے یا اللہ قید دی تھی تو کوئی اچھا قیدی ہی دیتے وہ ہاتھ جھاڑتی وہاں سے اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

ایمن اپنے روم کی الماری سیٹ کر رہی تھی کے اس کی نظر ایک ڈبی پر پڑی اس نے وہ کھولی تو اس میں پڑی انگھوٹھی نظر آئی اور ایمن کی آنکھوں میں کرب پھیل گیا تھا یہ وہ رنگ تھی جو محمد احمد نے اس کو دی تھی۔۔۔۔۔

اس نے سب سمان جلدی جلدی سے الماری میں رکھے اور روم سے باہر نکل آئی اس کو ایسا لگا کے وہ اگر تھوڑی دیر بھی رکی تو اس کا دم گھٹ جائے گا۔۔۔۔۔

باہر آکر وہ لاؤنج میں بیٹھی تھی بی جان بھی وہاں تھی اس نے اپنا سر بی جان کی گود میں رکھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے بیٹا کیوں پریشاں ہو بی جان نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔۔۔

بی جان میں تھک گئی ہوں اپنے بھائی کا انتظار کرتے کرتے کہاں ہے وہ اگر کسی نے اس کو کڈنیپ کیا ہے تو نہ کوئی کال نہ۔۔۔۔۔

کبھی کبھی میں اتنا نا امید ہو جاتی ہوں کہ۔۔۔۔۔

کہ؟؟؟بی جان نے اس کے آدھے لفظ پر زور دیا۔۔۔۔۔

کہ اللہ نہ کرے مجھے لگتا ہے کہ وہ اس دنیا میں ہے بھی یاں نہیں۔۔۔۔۔

ایسا نہ کہو بیٹا اللہ سے اچھے کی امید رکھو۔۔۔۔۔

ہاں وہ تو ہے لیکن میں کیا کروں بی جان میں بے بس ہوں۔۔۔۔اللہ تمہیں صبر دے میری بچی۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب زاویار ہاسپٹل میں تھا وہ ڈاکٹر نعمان کے روم میں تھا۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رایان کو ہوش کیوں نہیں آرہا۔۔۔۔۔

سر آپ فکر نہ کریں ہوش آجائیگا انہیں۔۔۔۔۔

کیسے فکر نہ کروں میں بتا رہا ہوں اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو اس ہاسپٹل کی اینٹ سے اینٹ بجادوں گا۔۔۔۔۔۔ سر ریلیکس ہم نے آئی سی یو سے اسی لیے ہی نکالا ہے کہ وہ بلکل ٹھیک ہیں دوائی کے زیر اثر ہیں وہ۔۔۔۔۔ اچھا میں رایان کے روم میں جارہا ہوں آکے وہاں ملو مجھ سے۔۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔۔۔وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

زینب اور شہناز بیگم واپس آگئے تھے انہوں نے کھانا بنایا رات ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

احمر ابھی ابھی باہر سے لوٹا تھا وہ سیدھا ٹیرس پر گیا اور ایمن کو کال کی۔۔۔۔۔

ایمن جلدی سے ٹیرس پر آئی احمر وہاں ایک چیئر پر بیٹھا تھا ایمن بھی اس کے پاس رکھی دوسری چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

ماموں آپ آگئے۔۔۔۔۔

نہیں ابھی نہیں آیا۔۔۔۔۔

یار کیا ہے آپ بھی نہ ماموں۔۔۔۔۔۔

تو کیا کھتا اور۔۔۔۔۔۔ماموں آپ گئے تھے سی سی ٹی ویز دیکھنے۔۔۔۔۔ہاں گیا تھا لیکن وہاں سے مٹا دیں گئیں ہیں وہ سی سی ٹی ویز۔۔۔۔۔۔

ماموں پھر کیا کریں ہمیں کوئی اور راستہ اپنانا چاہیے اور میں پرائیوٹ نمبر لے رہا ہوں تم بھی لے لو کیا پتہ ہماری فونز بگ ہوں اور ہمیں پتہ نہیں۔۔۔۔۔

ٹھیک کھ رہے ہیں آپ لیکن ڈھائی سال ہو گئے ہیں ماموں اس وقت تک ان کو یہ تو لگتا ہو گا کہ ہم بھول گئے ہیں لیکن ہم نہیں بھولے اور نہ بھولیں گے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم ٹھیک کھ رہی ہو لیکن اگر ان کو زرا بھی شک پڑا تو ہمارا سارا کام بگڑ سکتا

ہے-----

ہاں یہ بھی ہے ماموں وہ بدل گیا ہو گا ڈھائی سال بھی بہت عرصہ ہوتا ہے-----

ہاں بلکل لیکن دعا کرو وہ سہی سلامت ہو----

انشاءاللہ ماموں وہ ٹھیک ہو گا-----

انشاءاللہ-------

www.novelsclubb.com

یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا بتیاں بجھی ہوئی تھیں بڑا سا ایک کمپیوٹر سسٹم تھا اور بہت سارے الکٹرانک چیزیں پڑی تھیں ایک ستائیس سال کا نوجوان کمپیوٹر کے آگے بیٹھا تھا یہ ایک کنٹرول روم تھا مختلف اقسام کی چیزیں پڑی تھی ایک صوفہ سیٹ پڑا تھا نہ کوئی کھڑکی تھی نہ ہی کوئی دوسرا دروازہ ایک ہی تھا جو تین چار لوگوں کی فنگرز

پرنٹ پر کھولتا تھا سر پے وہ ہودی کی کیپ گرائے وہ کمپیوٹر کی کیز دبا رہا تھا پاس پڑا

لیپ ٹاپ آن کیا پھر اس کی کچھ کیز دبائیں۔۔۔۔

اس کے سیل پر کال آئی سر کے نیم سے کوئی کال تھی۔۔۔۔۔

ہیلو سر۔۔۔۔۔

ہاں کیا اپڈیٹس ہیں۔۔۔۔۔

سر اس کا ماموں آج سی سی ٹی ویز دیکھنے گیا تھا۔۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔

کچھ نہیں ملا سر اس کو۔۔۔۔۔

ہمم گڈ اور کوئی اپڈیٹ۔۔۔۔۔

سر ان لوگوں نے کوشش کی ہیں لیکن کچھ ابھی انہیں پتہ نہیں چلا۔۔۔۔۔

ہمم کیپ ورکنگ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوکے سر۔۔۔۔۔

سرمد خان ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر گھر آگیا تھا لیکن اس کا دل جیسے مرجھا گیا تھا اس کے ساتھ وہی ہوا تھا جو اس نے بویا تھا وہ اپنی ان باتوں پر نادم تھا کیا اس نے تھا بھر اس کی بیٹی رہی تھی عمر دوائیں لیے آندر داخل ہوا سر آپ کی دوا کا وقت ہوا ہے۔۔۔۔۔

نہیں کھانی مجھے دوائی لے جاؤ یہاں سے عمر مجھے زہر لا دو میں وہ کھا کر مر جاؤں۔۔۔۔۔

سر کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔

ٹھیک کھ رہا ہوں میں کیسا باپ ہوں میری بیٹی لاپتہ ہے اور میں ابھی تک زندہ ہوں۔۔۔۔۔

سر اس میں آپ کا قصور تو نہیں یہ سب تو بس قسمت میں لکھا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں کھیں مر جاتا میری بیٹی ہی کیوں عمر آج پریس کانفرنس بلاؤ میں اپنے اس عہدے سے دستبردار ہونے کا اعلان کروں کا۔۔۔۔

پر سر آپ۔۔۔۔پر کچھ نہیں بس میں نے جو کھ دیا وہ کہہ دیا سر مد خان نے عمر کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک سر جیسی آپ کی مرضی۔۔۔۔۔

رات گھری ہوگئ تھی ایمن وہیں اپنی کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی ٹھنڈ تو بہت تھی لیکن اس کو یہ ٹھنڈ بہت اچھی لگ رہی تھی باہر آج پورا چاند نکلا ہوا تھا چودھویں کا چاند اس کے قریب بادل تھے کبھی وہ بادلوں میں چھپ جاتا کبھی باہر نکلتا ایمن کو یہ منظر اچھا لگ رہا تھا محمد احمد کو بھی چودھویں کا چاند اچھا لگتا تھا وہ گرمیوں میں رات کو لان میں بیٹھا کرتے تھے رات کو کبھی کچھ کھانے کی چیز ہوتی تو کبھی کوئی لیپ ٹاپ میں تینوں بہن بھائی فلم یاں سیریز دیکھتے۔۔۔۔۔۔

آہ کتنے حسین دن تھے وہ ایمن نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ ہم ایسے الگ ہوئے کے اب تو لگتا ہے کبھی مل پائیں گے بھی یاں نہیں پتہ نہیں وہ کیسا ہو گا کیا کرتا ہو گا ہمیں یاد کرتا ہو گا بھی یا نہیں یاں وہ ہے کے نہیں ایمن کی آنکھوں سے آنسوں نکل آئے آخری بات کہتے ہوئے۔۔۔۔۔

دور پہاڑوں کے درمیان اس گھر کے لان میں محمد احمد بیٹھا چاند کی روشنی دیکھ رہا تھا اس کو پتہ تھا آج چودھویں کا چاند نکلا ہے وہ اس روشنی کا دیوانا تھا کبھی ٹیرس پر تو کبھی لان میں وہ تینوں بیٹھتے کچھ گیمز کھلا کرتے فلم یاں سیریز وہ کبھی سیر کلیے نکلتے تو سارا اسلام آباد گھوم آتے وہ ایک کمپلیٹ فیملی تھی لیکن اب ٹکڑوں میں بٹ گئی تھی۔۔۔۔۔میں قسم کھاتا ہوں جس دن میں یہاں سے نکلا میں نے تمہارا جینا حرام کر دینا ہے تم جو کوئی بھی ہو میری پہنچ سے دور نہیں ہو گے۔۔۔۔۔

مایا اپنے روم سے نکل کر باہر آئی اور دوسری چیئر پر بیٹھ گئی افففف اتنی سردی اللہ تم کیسے بیٹھے ہو لو ہے کے ہو کیا مایا نے جواب نہ پا کر خود ہی خود کو جواب دیا

۔۔۔۔۔اس وقت مجھے ڈسٹرب نہ کرو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

اوہ تم تو بولتے بھی ہو واہ۔۔۔واہ۔۔۔۔واہ۔۔۔۔

چلی جاؤ یہاں سے وہ دھاڑا تھا اس پر۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جا رہی ہوں چلاؤ مت ورنہ یہ کتا اٹھ جائیگا۔۔۔۔یہ تو واقع مونسٹر ہے ہں وہ بڑبڑاہت ہوئے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

محمد احمد نے نہیں سنا تھا سنتا تو بغیر گن کے اس کو شوٹ کر دیتا۔۔۔۔۔

زاویار گھر واپس آیا تھا لیزے اور جہاں آرا رایان کے پاس تھے وہ کچھ دیر آرام کرنے گھر آیا وہ فریش ہو کر آیا تو آنا کافی کا مگ لیے کھڑی تھی اس کے موں میں اتنا روب تھا کے کوئی اس کی آنکھوں میں نہیں دیکھتا تھا سوائے ایمن کے وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس سے بات کرتی تھی اور اس کو ایمن کا یہی انداز پسند تھا وہ بہادر تھی بہت۔۔۔۔۔۔

اس نے کال کر کے یاور کو اپنے مخصوص روم میں بلایا یہ اس کا اسٹڈی روم تھا دو

لائبریریز الگ تھیں ایک پرانی گھر کے کچھ فاصلے پر اور ایک یہ نیو تھی اور اسٹڈی

روم الگ تھا اس کو بکس سے بے حد لگاؤ تھا وہ فارغ وقت میں بکس ہی پڑھتا

تھا۔۔۔۔۔

یس سر آپ نے بلایا۔۔۔۔۔

ہاں بیٹھو یاور۔۔۔یاور وہاں سعدت مندی سے بیٹھ گیا۔۔۔۔

دیکھو یاور تم میرے سب سے کابل بندے ہو مجھے تم پر ٹرسٹ ہے ایسے جیسے کسی

دوست پر ایسے جیسے کسی بھائی پر میں چاہتا ہوں تم رایان کی ہر چیز پر نظر رکھو اور پر اس

کو شک نہ ہو وہ کہاں جاتا ہے کہاں سے آتا ہے سب۔۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔صبح کا سورج طلوع ہو گیا تھا ایمن وہی معمول کے مطابق کورٹ

کے لیے تیار ہوئی تھی زینب تیار ہو کر یونی ورسٹی چلی گئی تھی اور شہناز بیگم بوتیک

احمر سو رہا تھا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سلمہ ماموں اٹھ جائے تو مجھے کال کر دے نہ اور ہاں تمہارے بچے کیسے ہیں پڑھائی کیسی جا رہی ہے ان کی۔۔۔۔

باجی پڑھتے ہیں وہ لیکن وہ زکی توجہ نہیں دے رہا سہی سے زوبی شوق سے پڑھتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں بچہ ہے نہ ابھی بڑا ہو گا تو ٹھیک ہو جائیگا۔۔۔۔

ہاں باجی۔۔۔۔۔

ایمن جلدی سے اپنا بیگ گاڑی کی چابی سیل فون اور باقی کی چیزیں لیتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار ہاسپٹل میں اینٹر ہوا تو یاور وہاں سے پہلے ہی موجود تھا اسلام علیکم سر۔۔۔۔۔

واعلیکم السلام کیسی تبیت ہے رایان کی ٹھیک سر۔۔۔۔۔

وہ رایان کے روم میں آیا تو وہ نیم بے ہوش تھا وہ اپنے ہاتھ ادھر سے اُدھر کرنے لگا

یاور مجھے لگ رہا ہے اس کو ہوش آرہا ہے ڈاکٹرز کو بلاؤ جلدی۔۔۔

یاور تقریباً دوڑتا ہوا گیا رایان نے آنکھیں ہلکی کھول کر زاویار کو دیکھا اور اپنا نلکیوں میں جکڑا ہاتھ اس کی طرف کیا جیسے وہ زاویار کو بلا رہا ہو زاویار جلدی سے اس کے قریب آیا ہاں بولو میرے بھائی زاویار نے بے حد پیار سے کہا وہ کچھ کہنا چاہ رہا تھا لیکن زاویار کو اس کی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا زیادہ نہیں بولو میرے بھائی۔۔۔۔

رایان کا ہاتھ جھٹکے سے گرا زاویار کو اپنی روح وجود سے الگ ہوتی محسوس ہوئی

ڈاکٹرس بھاگتے ہوئے وہاں تک آئے پلیز انہیں باہر لے جایئے ایک ڈاکٹر نے یاور کو کہا۔۔۔۔۔

سر باہر چلیں پلیز۔۔۔۔۔

نہیں مجھے چھوڑو میں نہیں جاؤں گا اس نے یاور کے ہاتھ جھٹک دیے۔۔۔۔۔

پلیز سر چلیں یاور زبردستی وہاں سے زاویار کو لے گیا۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔

episode 7

میں اکثر سوچتی ہوں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کتنا اچھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وضاحتیں۔۔۔۔۔

نہیں دینی پڑتی۔۔۔۔۔

کتنا اچھا ہے کہ بن کہے سن لیتا۔۔۔۔۔

ہے۔۔۔۔۔۔

وہ بس دل دیکھتا ہے اور۔۔۔۔۔۔

دل دیکھ لے تو پھر۔۔۔۔۔۔

دل پھیر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار بے بس بیٹھا تھا اس کا بھائی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا وہ کچھ نہ کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نعمان باہر نکل آیا وہ ٹھیک ہیں سر انہیں ایک دن آکسیجن میں رکھنا پڑے گا۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اوکے رکھو دیر نہ کرو جلدی۔۔۔۔۔

اوکے سر آپ بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔۔

لیزے آج بہت دنوں بعد یونیورسٹی آئی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو زینب کہاں تھی میں اتنی دیر سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں علیزے آج اپنے باقی دنوں کے برعکس آج لان کے پنک کلر کے سوٹ میں تھی جس پر وائٹ ہلکی کڑھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

کہیں نہیں تم کب آئی میں سمجھی تم آج بھی نہیں آؤ گی زینب نے بلیک کلر کی دریس پہن رکھی تھی بڑے پانچوں والا پلازہ اور اس پر گھٹنوں تک آتی شرٹ وہ ہمیشہ سے ہی ایسی دریسنگ کرتی تھی اس کا قد بھی زیادہ تھا۔۔۔۔۔

نہیں آج برو نے زبردستی بھیج دیا کہ جاؤ۔۔۔۔

اچھا کیسی تبیت ہے تمہارے بھائی کی۔۔۔۔۔

ابھی ٹھیک نہیں ہیں تم دعا کرنا۔۔۔۔۔

ہاں انشاءاللہ تم نماز پڑھتی ہو زینب نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

نہیں لیزے نے ندامت سے سر جھکا لیا۔۔۔۔۔

اچھا کیوں زینب نے اتنے نرم انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

کبھی کسی نے سکھائی ہی نہیں بچپن میں قاری صحاب نے سکھائی تھی اس کے بعد کسی نے کہا ہی نہیں کے نماز پڑھو کسی نے سکتی ہی نہیں کی اب بھول گئی ہوں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں سکھاؤں گی تمہیں۔۔۔۔۔

تھینکس لیزے نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ زینب کو دیکھا۔۔۔۔۔

چلو اس خوشی میں ایک برگر ہو جائے زینب نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیزے اپنی خیالوں میں اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو میں پے کروں گی زینب نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہاں۔۔۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں پاگل لڑکی لیزے نے زینب کی پشت پر مکا جڑتے ہوئے کہا ۔۔۔۔۔

آہ تمہارے ہاتھ ہیں یاں ہتھوڑے افف اس نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہتھوڑے ہیں اب چلو۔۔۔۔۔

محمد احمد کی اس ڈانٹ کے بعد مایا نے اپنے آپ کو کمرے تک محدود کر رکھا تھا وہ باہر ہوتا تو مایا باہر نہ آتی باہر ملازم لان کی صفائی کر رہا تھا اور محمد احمد اپنے کمرے میں تھا مایا باہر نکلی تو ملازم تھا مایا گارڈن کے پھولوں کے قریب جا کر کھڑی ہوئی تھی اس نے ایک کلیجی رنگ کا گلاب وہاں سے توڑا وہ وہاں ایک ہی نکلا تھا مایا کی ہمیشہ ان رنگوں سے اٹریکشن ہوتی تھی اس کو ڈارک کلرز پسند تھے۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محمد احمد اپنے روم سے نکلا تو مایا جلدی سے اپنے روم میں جانے لگی۔۔۔۔۔

میرے لیے چائے بناؤ وہ ملازم سے مخاطب ہوا تھا اس کی نظر گلاب کے پودے پر پڑی۔۔۔۔۔

یہ کس نے توڑا۔۔۔۔۔مایا نے نا سمجھی سے دو قدم پیچھے ہو کر دیکھا جب سمجھ گئی تو دوڑتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔

ملازم نے جواب نہیں۔۔۔۔۔

اپنے مالک سے کہو مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

ملازم نے پھر بھی جواب نہیں دیا اور ہاتھ جھاڑتا کچن میں چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ پھولوں کے قریب آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تمہیں پھول پسند ہیں وہ اس کے پیچھے آ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پتہ ہے جیسے تم ہو ویسے ہی پھول ہیں تمہارے فیورٹ۔۔۔۔۔۔پھول تو پنک ہوتے ہیں ریڈ یلو وائٹ یہ کیا بلیک کلر کے اس کو بھی وہ کلینجی کلر کا پھول اچھا لگا تھا لیکن وہ اس کو اکسار ہی تھی کے وہ کچھ بولے۔۔۔۔۔تمہارا کتا آج کل خاموش ہے دیکھ لو کہیں مر مرا تو نہیں گیا۔۔۔۔محمد احمد غصہ ضبط کرتا وہاں سے اٹھا اور لان کی چیئر پر بیٹھ گیا وہ بھی اس کا پیچھا کرتی دوسری چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔

بات سنو تم پیدائشی کم گو ہو یاں مجھ سے بات نہیں کر رہے ہاں شاید ایسا ہی ہو مجھے لگتا ہے تمہاری فیملی چھوٹی ہو گی یاں اکلوتے تو نہیں میری طرح پر میں تو بہت زیادہ بولتی ہوں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ملازم چائے لیکر آیا تو وہ چائے لیکر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا۔۔۔۔۔

اللہ پوچھے گا تم دونوں سے کسی بات کا جواب نہیں دیتے مجھے۔۔۔۔۔

محمد احمد نے اس کی بات سنی ہلکی مسکراہٹ اس کے چہرے پر پھیلی لیکن وہ آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

وہ لان میں بیٹھی ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

ایمن کورٹ سے واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں کچھ فائلز تھیں وہ فائلز ٹیبل پر رکھ کر فریش ہونے چلی گئی نیچے سے سلمہ کو فون پر چائے کہی اور فائلز اٹھا کر اپنی فائلز کی الماری میں رکھنے لگی کے اس کی اچانک اس بلیک فائل پر نظر پڑی۔۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑے فائلز رکھے اور وہ بلیک فائل اٹھا کر اسٹڈی چیئر پر آ کر بیٹھ گئی فائل اس نے جیسے ہی کھولا وہ دھائی سال پیچھے چلی گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دھائی سال پہلے۔۔۔۔۔

سب کی زندگی اپنے معمول پر آ گئی تھی ایمن بھی یونیورسٹی جانے لگی زینب بھی اور باقی بی جان اور شہناز بیگم گھر میں ہی قید ہو کر رہ گئے ارحم بھی کراچی چلا گیا جس

سے ایمن ناراض تھی وہ اپنا کوئی اسائنمنٹ بنا رہی تھی کے محمد احمد نے اس کے روم کے دروازے پر آ کر ناک کیا اس کے ہاتھ میں وہی فائل تھی۔۔۔۔۔۔

آ جاؤ باہر کیوں کھڑے ہو۔۔۔۔۔

وہ آ کر ایمن کے ساتھ نیچے کارپٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

ایمن تمھیں پتہ ہے نہ ابو کو قتل کیا گیا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں پتہ ہے لیکن تم ایسے کیوں کہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ میں ابو کو انصاف دلوانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

محمد احمد تمھیں پتہ ہے نہ کے امی نے تمھیں منا کیا ہے پھر بھی۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے لیکن مجھے اس کے بغیر سکون نہیں۔۔۔۔۔

تم اپنی جان خطرے میں ڈال رہے ہو اور ہم اب تمھیں کھونا نہیں چاہتے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں کہیں نہیں جارہا اگر میں نے ابو کو انصاف نہیں دلوایا تو روز محشر میں کیا منہ دیکھاؤں گا ان کو اور تم یہ کہہ رہی ہو تم تو وکیل بننے جارہی ہو۔۔۔۔۔

پھر بھی سوچ لینا ورنہ تمہاری بہنیں اس بھری دنیا میں اکیلی ہو جائیں گی۔۔۔۔۔

اکیلی کیوں اللہ تعالیٰ ہیں نہ۔۔۔۔۔

آج۔۔۔۔۔۔

ایمن سلمہ کے بلانے پر چونکی وہ فائل اس کے ہاتھ میں کھلا پڑا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

باجی چائے۔۔۔۔۔

ہاں رکھ دو۔۔۔اس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا اور زینب کہاں ہے۔۔۔۔۔

وہ یونی ورسٹی سے نہیں آئیں ابھی تک۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ۔۔۔۔۔

ایمن نے بیگ سے اپنا سیل فون نکالا اور زینب کو کال ملائی۔۔۔۔۔

بیل جارہی تھی لیکن اس کی کال پک نہیں کی گئی۔۔۔۔۔

دوسری بار اس نے ٹرائے کیا تو بھی کال نہیں اٹھائی گئی۔۔۔۔۔

کہاں گم ہوتی ہے یہ لڑکی جب دیکھو گم ٹائم ہو گیا ہے اس کا لیکن وہ ابھی تک آئی نہیں۔۔۔۔۔

زینب یونی سے نکل آئی تھی کافی دیر سے لیکن اس کی وین خراب ہو گئی تھی وین والا کھ رہا تھا کے سہی ہو جائے گی لیکن اس بات کو گھنٹہ ہو گیا تھا زینب نے فون بیگ سے نکالا تو اس پر ایمن کی کالز تھیں زینب کی عادت ہوتی تھی کے وہ فون سائلنٹ کر دیتی تھی۔۔۔۔اس نے جھٹ سے ایمن کو کال ملائی ایمن نے فوراً کال اٹھائی۔۔۔۔۔

کہاں ہو تم میری کال کیوں پک نہیں کر رہی تھی ایک ہی سانس میں اس نے ساری بات کہہ ڈالی۔۔۔۔۔

آپی ریلیکس ریلیکس میری وین خراب ہو گئی ہے مجھے پک کرنے آئیں۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ہو کہاں تم۔۔۔۔۔

لوکیشن سینڈ کرتی ہوں۔۔۔۔۔

اوکے کرو جلدی۔۔۔۔۔

ایمن اپنا دوپٹہ اور گاڑی کی چابی اٹھاتی وہاں سے نکل آئی۔۔۔۔لاؤنج میں بی جان بیٹھیں تھیں۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو بچے۔۔۔

بی جان کا شفقت بھرا لہجہ تھا وہ پیچھے مڑ کر بی جان کے پاس آئی۔۔۔بی جان زینو کی وین خراب ہو گئی ہے اس کو لینے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا خیر سے جاؤ۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں آکر بیٹھ گئی اور گاڑی اسٹارٹ کردی۔۔۔۔۔

دوسری جانب زاویار ہاسپٹل میں ابھی داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ سیدھا ڈاکٹر نعمان کے روم میں آیا اس کے کچھ پیشنٹ تھے ان کو وہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

دروازہ دھڑام سے کھلا اور زاویار اندر داخل ہوا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں آئیں سر وہ اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اندر روم میں۔۔۔۔۔

او کے میں آپ دوسرے روم میں چلیں۔۔۔۔۔

وہ ڈاکٹر مرتضیٰ کے روم میں آئے۔۔۔۔۔

میرا بھائی ریکوری کیوں نہیں کر رہا اس نے ڈاکٹر نعمان کو گریبان سے پکڑا۔۔۔۔۔

سر ٹھیک ہو رہے ہیں رات تک ان کو ہوش آ جائیگا۔۔۔۔۔

کیسے ٹھیک ہو جائیگا وہ ڈاکٹر پر دھاڑا اور اس کا گریبان جھٹکے سے چھوڑا جیسے وہ تھوڑا لڑکھڑایا اور پھر سنبھل گیا۔۔۔۔۔

مجھے بتاؤ میں اس کو بیرونی ممالک لے جاؤں ورنہ۔۔۔۔

نہیں سر وہ ٹھیک ہے انشاءاللہ جلد ہوش آ جائیگا گا۔۔۔۔۔

زاویار کوٹ کا بٹن کھول کر پاس رکھی چیئر پر بیٹھ گیا اور ڈاکٹر نعمان بھی دوسری چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا وہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا اتنی اچھی خاصی ٹھنڈ میں بھی آخر دہشت ہی ایسی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمن نے اپنے روم سے نکل کر ارحم کو کال کی اور ٹیرس پر آ گئی وہ وہاں سے قریبی گھر دیکھ رہی تھی اس نے اتنے میں سیڑھیوں پر قدموں کی آہٹ محسوس کی اور

آنے والا ارحم تھا ماموں کیا کر رہے ہیں آپ آج کل کوئی کام وغیرہ کچھ ہوا یاں نہیں۔۔۔۔۔

میں لگا ہوا ہوں پر وہ لوگ بڑے شاطر ہیں کوئی نشان وغیرہ نہیں چھوڑا انہوں نے۔۔۔۔۔

پھر ماموں ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

نہیں تو ایسا کبھی نہیں ہو گا دیکھنا میں ایک دن ڈھونڈ نکالوں گا۔۔۔۔۔

انشاءاللہ ماموں۔۔۔۔۔

اتنے میں زینب دبے پاؤں آئی۔۔۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں ماموں بھانجی میں۔۔۔۔۔

کوئی نہیں اور یہ تم چھپ چھپ کے ہماری باتیں سن رہی تھی زینب نے اپنی آئبرو اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں تو میں بی جان کا بوٹ لینے آئی تھی۔۔۔۔۔

اچھا اچھا زیادہ اوور ایکٹ نہ کرو سب پتہ ہے مجھے۔۔۔۔۔

ماموں آپ بھی مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں۔۔۔۔۔

استغفرُللہ میں معصوم بھلا کیا چھپاؤں گا۔۔۔۔۔

اچھا اچھا اب زیادہ فارس غازی نہ بنے ہس۔۔۔۔۔

اب یہ فارس غازی کون ہے۔۔۔۔۔

نمل نمرہ احمد کا ناول ہے اس میں ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اففف یہ لڑکی نہیں سدھرے گی۔۔۔۔۔

ہاں سچ میں اور بتائیں ماموں اب کیا کریں گے۔۔۔۔۔

تم فکر نہ کرو کوئی نہ کوئی کام کریں گے۔۔۔۔۔۔شہناز بیگم کی آواز نیچے سے آئی آؤ

کھانا وغیرہ کھاؤ۔۔۔۔۔۔

آرہے ہیں ہم وہ نیچے اتر گئے اور بس خالی کرسیاں پڑی تھیں وہاں۔۔۔۔۔

زاویار رایان والے ہی روم میں تھا اس صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

دروازہ کھول کر اندر ڈاکٹر نعمان داخل ہوا۔۔۔۔۔

سر رایان کو ہوش آیا ہے ہم انہیں ابھی روم میں شفٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔

اوہ گڈ وہ خوش ہوا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد میں رایان کو روم میں شفٹ کر دیا گیا۔۔۔۔۔

وہ ابھی اتنا بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا لیکن کچھ بہتر تھا۔۔۔۔۔زاویار اس کے سرہانے کھڑا تھا۔۔۔۔

کیسے ہو ریو۔۔۔۔۔

ٹھیک ہوں اس نے ہلکی سی آواز میں کہا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں لیزے اور جہاں آرا بیگم آئیں تھیں۔۔۔۔۔

برو کیسے ہیں آپ وہ اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

جہاں آرا نے اس کا ہاتھ اٹھا کر بوسہ دیا کیسے ہو میرے بچے اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہوں اس نے مسکرا کر دونوں کو جواب دیا۔۔۔۔۔

وہ پھر غنودگی میں چلا گیا زاویار اس کو دیکھو یہ پھر سے سو گیا۔۔۔۔۔۔

مما میڈیسن کا اثر ہے باقی اب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

زاویار آج گھر آیا فریش ہو کر اس نے کافی کا انٹر کام پر کہا اور خود بالکونی میں کھڑا ہوا اس کو آج کچھ آرام آیا تھا اتنے دنوں میں لیکن کچھ اب بھی تھا جو اس کو بے سکون کر رہا تھا اس کی کافی آنا لیکر آئی وہ کافی لیکر پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کرتا وہ اس کی نیند بھری آنکھیں وہ لیے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

کافی ختم کر کے سگریٹ جلا کر وہ بالکنی کی ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔۔۔

پھر سگریٹ سے بھی جب آرام نا آیا تو نیچے پھینک کر پیر سے مسل دیا اندر آ کر سائیڈ ٹیبل کے ڈراسے سلیپنگ پلز اٹھا کر روم فرج سے پانی نکال کر سلیپنگ پلز کھائی اور بس جیسے تیسے وہ بیڈ پر سویا۔۔۔۔۔

نہ دن کو چین نہ رات کو چین۔۔۔۔۔

آجب ہے یہ زندگی کے کھیل۔۔۔۔۔

محمد احمد رات کے اس پھر باہر بیٹھا تھا وہ اپنے اس وقت کو یاد کر رہا تھا جب وہ اپنی فیملی سے الگ ہوا تھا بلکے پوری دنیا سے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈھائی سال پہلے۔۔۔۔۔۔

محمد احمد گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے وکیل سے مل کر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی ہی سوچ میں تھا اس کو پتہ ہی نہیں تھا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے وہ بی جان کی میڈیسن کے لیے گاڑی سے نکلا اور اس کو اب محسوس ہوا کے اس کا کوئی تعاقب کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ٹالنا چاہا ادھر سے اُدھر وہ گیا تھوڑا سائیڈ سے نکل کر وہ دوسری گلی میں گیا اس کا ارادہ تھا اس گلی سے گزر کر واپس اسی گلی آ کر گاڑی نکال کر وہ نکل جائے گا لیکن اس کی یہ بھول تھی۔۔۔۔۔

اس کے لب خشک ہو گئے تھے پسینے سے شرابور ہو چکا تھا وہ لیکن وہ جیسے ہی دوسری گلی سے نکلا تو دوسری سنسان جگہ تھی وہ لوگ بھی اس کے پیچھے آکر کھڑے ہوئے اب تمہاری فرار کا راستہ بند ہے بہتر ہو گا ہمارے ساتھ شرافت سے چلو ورنہ۔۔۔۔۔

ورنہ کیا کیا کرو گے تم لوگ۔۔۔۔۔

ورنہ انجام برا ہو گا۔۔۔۔۔ٹھیک ہے چلو۔۔۔۔

وہ تھوڑا آگے بڑھا اور پیچھے ہو کر بھاگنے لگا لیکن اس کی یہ کوشش ناکام رہی اور ان کے سرگنا نے اس کو گریبان سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

آہ آہ وہ بے بسی سے چلانے لگا مجھے چھوڑو بد بختوں۔۔۔۔۔

اس کی یہ بک بک بند کرواؤ۔۔۔۔۔

اس نے دوسرے کھڑے آدمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور اس آدمی نے اس کے منہ پر ٹشو رکھ دیا آخری الفاظ اس کی سماعت سے جو ٹکرائے تھے کے گاڑی لیکر آؤ اور اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گیا تھا اس کو آگے کچھ خبر نہ ہوئی۔۔۔۔۔

آج۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہاں بیٹھا آسمان تک رہا تھا کتنا وقت ہوا تھا اس نے کسی اپنے کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ بس اب اتنا خاموش رہنے لگا تھا اس کو اپنی آواز سنتے ہوئے ایک دو دن ہو جاتے بس ایک پرنس سے اور ملازم سے بات کرتا تھا اور کسی سے نہیں۔۔۔۔۔

کتنا اس نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی تھی یہ کوشش اپنے لیے صرف نہیں کی تھی اپنی فیملی کلیے اپنے باپ کو انصاف دلانے کیلئے لیکن اس کی یہ کوشش ناکام

رہی وہ کبھی کبھی اتنا تنگ آجاتا اس قید سے رہائی پانے کے لیے وہ کافی کوششیں کر چکا تھا لیکن سب بے سود تھیں وہ اٹھ کر روم میں آیا اور ڈرائنگ بورڈ وغیرہ سب چیزیں اکھٹے کیں اور پینٹنگ شروع کر دی تھی اس نے۔۔۔۔۔۔

فجر کی آذان ہو رہی تھی ایمن کی آنکھ اس وقت کھولی وہ اٹھ وضو کرنے چلی گئ واپس آکر جائے نماز بچھائی اور نماز ادا کرنے لگی نماز ادا کر کے وہ نیچے چلی آئی ان تینوں بہن بھائی کے روم اوپر تھے ساتھ میں ایک اور کمرہ تھا جواب احمر کے استعمال میں تھا۔۔۔۔۔

نیچے آئی تو بی جان بھی نماز پڑھ کر اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تھیں۔۔۔۔۔

بی جان چائے بناؤں آپ کے لیے اس نے بی جان سے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں بنادو یہ سلمہ آج کل دیر کر دیتی ہے۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں بنا دیتی ہوں آپ کو۔۔۔۔

وہ چائے ٹی وی لاؤنج میں لیکر آئی آپ کی چائے بی جان۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا رکھ دو اور بیٹھ جاؤ تم بھی یہاں۔۔۔۔۔

وہ ان کی تابعداری کرتے ہوئے وہاں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

مجھے آج ہاسپٹل لیکر جانا رایان کی عیادت کرنے۔۔۔۔۔

اچھا وہ ٹھیک تو ہے۔۔۔۔۔

ہاں مجھے بھی لیکر جاؤ۔۔۔۔۔

لیکن بی جان میں گئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو میں بھی جاؤں گی ہمارا قریب کا رشتہ ہے سگی تائی ہوں ان کی اور ویسے بھی

صدیق کے جانے کے بعد وہ زاویار کتنا آتا جاتا تھا اور محمد احمد کے لاپتہ ہونے کے بعد

بھی وہ آتا جاتا لیکن شہناز نے اس کو منا کر دیا تھا۔۔۔۔۔اچھا ٹھیک ہے کس ٹائم

چلیں ہم۔۔۔۔۔۔

دس گیارہ کے قریب بی جان نے کہا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ ریڈی رہنا میں نو بجے کورٹ جاؤں گی اس کے بعد تقریباً گیارہ بجے لوٹ آؤں گی پھر اسی وقت چلیں گے۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں تھوڑا آرام کروں رات کو سہی سے نیند نہیں کی۔۔۔۔۔

کیوں آپ کی تبیت تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔۔۔

ہاں ہاں مجھے کیا ہونا ہے ٹھیک ہوں جوان بیٹے کی موت کے بعد بھی کچھ نہیں ہوا تو اب کیا ہوگا ڈھیٹ ہوں بہت۔۔۔۔۔

بی جان یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آئیندہ آپ نے ایسی کوئی بات کی تو میں ناراض ہو جاؤں گی اس نے بی جان سے لپٹے ہوئے کہا وہ بی جان کے آگے پانچ سال کی بچی بن جایا کرتی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا اچھا نہیں کرتی۔۔۔۔۔

بی جان اپنے کمرے میں چلی گئی تو ایمن بھی اٹھ کر اپنے روم میں آ گئی۔۔۔۔۔

زینب یونی ورسٹی کے لیے تیار ہو کر نکل آئی۔۔۔۔۔

علیزے بھی آج آئی تھی۔۔۔۔

علیزے نے آج وائیٹ کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک پہنا تھا جینز پر اور زینب نے سی گرین کلر کا پلازہ اس کے ہم رنگ شرٹ پہن رکھی تھی دوپٹہ مفلر کی طرح پہن رکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہاں تھی تم زینب میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں یار آج کچھ دیر ہو گئی تھی لیکن تم بتاؤ کیا حال ہے۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں بلکہ بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔

ہاں وہ تو تمہارے چہرے پر لکھا ہوا ہے۔۔۔۔

اچھا سچ۔۔۔۔نہیں جھوٹ۔۔۔۔۔

کیا ہے یار اب ایسے تو نہ بولو آج میں اس لیے ٹھیک ہوں کیونکہ میرے برو ٹھیک ہیں۔۔۔۔۔

اچھا گڈ مبارک ہو۔۔۔۔۔

کاش ایک دن میں بھی تمہیں اپنے بھائی کے بارے میں بتاؤں کے وہ واپس آگیا ہے۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں دیکھنا ایک دن تم یہ بات مجھے آکر کہو گی۔۔۔۔۔پتہ نہیں یار زینب نے اپنے آنسوں پر ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

یار تم امید نہ ہارو تم نے ہی تو مجھے کہا تھا کہ انسان کو ہمیشہ ہمتھ نہیں ہارنی چاہیے۔۔۔۔۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم زینب نے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہی ہو لیزے نے ایک آئیبر و اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں بس یہ دیکھ رہی تھی کے میری عقل سے پیدل دوست کو بھی عقل آ گئی ہے یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے تیزی سے نکل گئی۔۔۔۔۔

زینو تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔وہ بھی اس کے پیچھے ڈوڑی۔۔۔۔۔

گیارہ بج رہے تھے ایمن کورٹ سے واپس آئی تو بی جان تیار تھی وہ انہیں وہاں سے پک کرتی ہاسپٹل آئی اس وقت بارہ بج رہے تھے کیونکہ اس نے اپنے کپڑے بھی چینج کیے تھے زاویار یاور سے کچھ بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم ایمن نے اپنے مدبرانہ آواز میں سلام کیا آج ایمن نے معمول سے ہٹ کر ڈریس پہنا تھا اس نے ڈارک پنک کلر کی کا شلوار قمیض پہن رکھا تھا ورنہ وہ ہمیشہ لائٹ کلرز پہنتی تھی۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وعلیکم السلام زاویار جواب دینے کو مڑا تو بی جان پر اس کی نظر پڑی ارے بی جان آپ اس نے ان کے آگے آ کر سر جھکایا جو ابن بی جان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ جیتے رہو میرے بچے۔۔۔۔۔

آپ کو میں بتا نہیں سکتا مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے آپ کے آنے کی۔۔۔۔۔

ہں منافق ایمن نے ہلکی بڑبڑاہٹ میں کہا اتنا کے وہ خود سن لے۔۔۔۔۔

اب مجھے لے چلو رایان کے روم میں کیسا ہے وہ۔۔۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں چلیں آپ۔۔۔۔۔

وہ بی جان کو لیے آگے بڑھا تو ایمن بھی ان دونوں کے پیچھے چل پڑی۔۔۔۔۔

رایان کے روم میں آ کر وہ اس ملیں ایمن نے رایان کی طرف بکے بڑھایا جو بی جان کے نام پر اس نے دیا۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بی جان کو تو رایان پہچان گیا لیکن ایمن کو وہ نہیں پہچان پایا اس کو وہ روڈ والی لڑکی یاد آ گئی جس کے ساتھ اس کی ایک دفا ٹکر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یہ ایمن ہیں میری کولیگ بھی ہیں اور ہمارے کزن کی بیٹی بھی زاویار نے تعارف کروایا رایان کا۔۔۔

ہاء رایان نے بس اتنا کہا۔۔۔۔ایمن نے سر کے خم سے اس کا جواب دیا۔۔۔۔

سامنے جہاں آرا بھی اٹھ کر بی جان سے ملی اور ایمن سے بھی ایمن کو جہاں آرا ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔۔۔۔۔

وہ لوگ نارمل حال احوال دریافت کرنے لگے۔۔۔۔۔۔

ایمن خاموش بیٹھی تھی جہاں آرا بھی ایسے ہی بی جان اور زاویار رایان ان تینوں نے آپس میں باتیں کیں ایمن ان کی بس باتیں سنتی اور اپنی واچ پر نظر ڈوڑاتی۔۔۔۔

بی جان چلیں ایمن نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں چلو اب بیٹا ہاں تم رایان اب صحت یاب ہونے کے بعد میرے پاس آنا۔۔۔۔۔

ہاں ضرور لیکن میں آپ کے ہاتھ کا پلاؤ کھاؤں گا جو آپ نے ابھی بتایا کہ بابا شوق سے کھاتے تھے۔۔۔۔۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔

ایمن بی جان کو لیکر آئی اور گاڑی کھول کر پہلے ان کو بیٹھایا پھر خود بیٹھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنا موبائل ادھر اُدھر دیکھا وہ کمرے میں بھول آئی تھی اوہ شٹ ایمن نے گاڑی کہ اسٹرینگ پر ہاتھ مارا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بچے۔۔۔۔۔

بی جان سیل فون بھول آئی ہوں۔۔۔۔

بیٹا تم نے بھی تو جلدی مچائی تھی کتنی بار کہا ہے جلدی کا کام شطان کا ہوتا ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا میں لیکر آتی ہوں ابھی۔۔۔۔۔

ہاسپٹل کا کوریڈور کراس کرتی وہ رایان کے روم میں کے پاس آئی وہاں گارڈز تھے انہوں نے ایمن کے لیے دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔

وہ آئی تو اس کا سیل فون پاس پڑی ٹیبل پر تھا رایان آنکھیں مونددے لیٹا تھا۔۔۔۔۔

جہاں آرا فون یوز کر رہی تھی وہ فون اٹھا کر فوراً باہر نکل آئی۔۔۔۔۔

باہر اس کا سامناز اویار سے ہوا وہ یاور کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔

پراسکیوٹر ایمن کوئی پرابلم ہے کیا۔۔۔۔۔

نہیں کوئی پرابلم نہیں اس نے جواب دیا لیکن اس کی نظر یاور کے ہاتھ پر پڑی ایمن کے چہرے کا رنگ فک ہوا اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔۔۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

episode 8

میں فرد ہوں عام سی۔۔۔۔۔۔

ایک قصہ ناتمام سی۔۔۔۔۔

نہ لہجہ بے مثال ہے۔۔۔۔۔۔

نہ بات میں کمال ہے۔۔۔۔۔

ہوں دیکھنے میں عام سی۔۔۔۔۔

اداسیوں کی شام سی۔۔۔۔۔۔

جیسے ایک راز ہوں۔۔۔۔۔

خود سے بے نیاز سی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں شخص خود شناس ہوں۔۔۔۔۔

تم ہی اب کرو فیصلہ۔۔۔۔۔

میں فرد ہوں عام سی۔۔۔۔۔

یاں پھر بہت ہی خاص ہوں۔۔۔۔۔۔

گوھر بتول زادی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمن کی نظر یاور کے انگھوٹھی پر پڑی وہ اس کو پہچان گئی تھی۔۔۔۔۔۔

ایمن کا چہرہ ہلکا سا سرخ ہوا لیکن وہ اپنے آپ پر کنٹرول کرتی وہاں سے نکل آئی۔۔۔۔۔۔

آکر گاڑی میں بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لیے اور خود کو ریلیکس کیا۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔کچھ نہیں اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور گھر آکر وہ سیدھا اپنے روم میں آئی اور الماری سے سامان جلدی جلدی سے ادھر اُدھر کیے کچھ نیچے گرے اس نے وہ چھوٹی دبی اٹھائی جس میں وہ ہی انگھوٹھی تھی جو یاور کو وہ دیکھ کر آئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے سر میں جھٹکا ہوا وہ یاور یاور ہے میرے باپ کا قاتل میں میں اس کو کچھ کر نہیں سکی بس چلی آئی وہاں سے میں نے یہ کیا کیا اففف وہ اپنا سر ہاتھوں میں گرا کر بیڈ پر بیٹھ گئی بال مٹھیوں میں بھینچ لیے میں بزدل تو نہیں جو وہاں سے چلی آئی اس کا سانس پھولنے لگا اس نے جلدی سے ڈرا سے انہیلر نکال کر اپنے موں میں ڈالا

۔۔۔۔۔

زینب یونیورسٹی سے واپس آگئی تھی بی جان اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی جاتی سردیوں کے دن تھے۔۔۔۔

زینب کھانا کھا کر ایمن کے پاس آئی لیکن دروازہ لاک تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپی دروازہ کھولیں اس نے ناک بھی کیا لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا وہ نیچے چلی آئی اور سلمہ کے کوارٹر میں آئی وہ فارغ وقت میں وہاں ہی آتی تھی۔۔۔۔

وہ آج واپسی پر بچوں کے لیے کچھ چیزیں لائی تھی جو ان کو دینے آئی تھی وہ ان بچوں کو آگے پڑھتا دیکھنا چاہتی تھی ان کی اسٹڈی میں ہیلپ وغیرہ اس کا اول کام ہوتا تھا۔۔۔۔

آج سرمد خان پریس کانفرنس کر رہے تھے پچھلے دنوں اس نے بلائی تھی پریس کانفرنس لیکن تبیت کی خرابی کی وجہ سے ملتوی ہو گئی تھی لیکن آج اس نے خاص طور پر رکھوائی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں آج آپ سب لوگوں کے سامنے یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنا سیاسی سفر اب ختم کر رہا ہوں اب میں اپنی باقی زندگی سکون سے گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

سر آپ پر کوئی زور زبردستی تو نہیں ایک صحافی نے پوچھا۔۔۔۔

نہیں مجھ پر کوئی زبردستی نہیں۔۔۔۔۔۔

سب سوالوں کے جواب دیتا وہ وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔۔

وہ اپنے گھر آیا تو عمران کے ساتھ تھا ان کے قدم لڑکھڑائے عمر نے بھاگ کر ان کو سہارا دیا ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔۔ سر آپ کی میڈیسن کا وقت ہوا ہے چلیں میں دوں آپ کو۔۔۔۔۔

یہ وہی روم تھا وہ لڑکا ہیڈ فون لگائے کمپیوٹر کی کیز دبا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنا سیل فون اٹھایا اور کال ملائی۔۔۔۔۔

بیل جا رہی تھی اور کال پک کر لی گئی۔۔۔۔۔۔

ہیلو سر۔۔۔۔۔ہاں بولو۔۔۔۔۔

سر یہ لڑکا آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا ڈیٹس گریٹ میں آئوں گا اس کو کہنا ہم اب مل لیں گے۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اوکے سر وہ کال بند کرتا ایک یو ایس بی اٹھائی اور لیپ ٹاپ میں لگائی۔۔۔۔۔

آج محمد احمد بیٹھا پرنس کو کھانا کھلایا اور خود لان میں بیٹھا تھا وہ کچھ دیر کے بعد اٹھ کر کمرے میں آیا اور ڈرائنگ بورڈ وغیرہ اٹھا کر اس نے پینٹنگ شروع کر دی۔۔۔۔۔

مایا اپنے روم میں بیٹھی بور ہو رہی تھی وہ لان میں آئی تو اس کی ایک سنہری جلد والے بک پر نظر پڑی اس نے جلدی سے وہ اٹھایا اور اپنے روم میں آ گئی بک پڑھنے لگی نیچے بیڈ کے کنارے کو ٹیک لگا کر بیٹھ گئی سامنے ایک کھڑکی لگی ہوئی تھی اس سے روشنی آ رہی تھی ہاں مونسٹر اپنی طرح کے بکس پڑھتا ہے اف میں بور ہوں وہ بک اٹھا کر وہاں واپس رکھنے آئی تو محمد احمد وہاں پہلے سے وہ ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ کیا ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

اس نے جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے تم کیا ڈھونڈ رہے ہو۔۔۔۔۔۔

اس نے سر پھیر کر اس کو دیکھا۔۔ مطلب اب بتاؤ بھی۔۔۔۔۔ یہ لو اپنا بک اس نے آگے بڑھا دیا۔۔۔۔۔

محمد احمد نے جھپٹنے والے انداز سے اس سے بک لیا اور جانے لگا۔۔۔۔۔

آئیندہ نہیں بتاؤں گی مونسٹر کہیں کے وہ بھی غصے میں آئی۔۔۔۔

محمد احمد مڑا۔۔۔ آئیندہ تم نے مونسٹر کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور اپنی لیمٹ میں رہو۔۔۔۔۔

تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں لگتا ہے پیدائشی خڑوس ہو میں بھی تو ہوں اسی قید میں ہوں تمہاری طرح تو نہیں ہوں۔۔۔۔۔

محمد احمد نے مٹھیاں بھینچ لیں اور بس اندر چلا گیا۔۔۔۔۔

شکر ہے کچھ بولا تو سہی وہ وہیں کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوپہر سے شام ہو گئی تھی لیکن وہ باہر نہیں نکلی زینب کئی بار آچکی تھی پھر اس کو لگا شاید وہ سو رہی ہو اس لیے اس نے زیادہ ڈسٹرب نہیں کیا اس کو۔۔۔

لیکن اندر ایمن نے اپنے آگے وہ بہت سارے بکس رکھے ہوئے تھی کچھ لیکھ کر وہ کاغذ پر پھر کچھ سمجھ نہ آتا تو پھینک دیتی اس کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یاور کی دشمنی کیا تھی صدیق خان کے ساتھ۔۔۔۔

یاور کو تو ابو جانتا بھی نہیں تھا پھر کیسے۔۔۔۔۔

مغرب کی اذانیں مل رہیں تھیں ایمن نے دوپٹا سر پر لیا اور بکس فائلز اٹھاتی وہاں سے سمٹنے لگی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اذان کے بعد وہ اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی۔۔۔۔

جاء نماز بچھا کر وہ نماز ادا کرنے لگی اس کے آنسوں نماز میں بھ نکلے۔۔۔۔۔ سلام پھیر کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے یا اللہ تعالیٰ مجھے سیدھا راستہ دیکھا دیں میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اپنے بھائی کو واپس لانا چاہتی ہوں ابو کا بدلہ لینا ہے مجھے مجھے ہمتھ دیں۔۔۔دعا پوری کر کے اٹھ کر اپنا سیل فون اٹھایا اور سلمہ کو کال کر کے چائے منگوائی۔۔۔۔۔

زاویار ہاسپٹل سے ابھی نکل آیا وہ تھک گیا تھا ساری دن کی بھاگ دوڑ میڈیا ان کے سوالات ہاسپٹل کے پچھلے دروازے سے نکل آیا وہ کبھی کبھی بہت گلٹی فیل کرتا کبھی تو لگتا یہ گلٹ اس کو اندر اندر سے ماردیگا گاڑی اسپیڈ سے روڈ پر چل رہی تھی آج زاویار کا دل کیا وہ بے مقصد راستوں پر چلے لیکن یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ گھر پہنچ کر فوراً فریش ہونے چلا گیا اور واپس آ کر انٹر کام پر اس نے کافی کا کہا اور خود اپنے ٹی وی سائیڈ پر آیا اس کا روم بہت بڑا اور خوبصورت تھا کمرے کے اندر ٹی وی روم بھی تھا۔۔۔۔۔

وہاں آ کر اس نے ٹی وی آن کیا اور ایک نیوز چینل پر دیا وہاں کچھ ہیڈ لائنز چل رہیں تھیں اور اس ہیڈ لائنز میں سرمد خان کی وہ پریس کانفرنس میں کی گئی کچھ خاص باتیں چل رہی تھیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ریموٹ وہاں رکھتا اٹھا وہاں سے اٹھ کر بالکونی میں کھڑا ہوا تو بلآخر وہ چھوڑ گیا

وہ۔۔۔ پیچھے آذر آیا اس نے دروازہ ناک کیا وہ زاویار کا خاص ملازم تھا۔۔ کچھ دن

زاویار کے کام سے گیا تھا۔۔۔ وہ جب چودہ سال کا تھا تب سے زاویار کے ساتھ

تھا۔۔۔۔۔

زاویار نے مڑ کر اس کو دیکھا اور کافی لی اچھا کیا تم جلدی آ گئے۔۔۔۔۔۔

آذر حلیہ سے ملازم کہیں سے نہیں لگتا تھا وہ پچیس سال کا تھا اب مہنگی ڈریسنگ

کرتا زاویار جب بھی باہر کے ممالک جاتا اس کے لیے کچھ نہ کچھ وہاں سے لیکر

آتا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار نے اس کو لاڈ میں رکھا ہوا تھا اور وہ بھی اس کے لیے جان دیتا تھا آذر کا اپنا

اپارٹمنٹ تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا کام کا۔۔۔۔۔

سر کام ہو گیا ہے پیمنٹ میں نے کر لی ہے اور اس زمین کے کاغذات لے کر آیا ہوں۔۔۔۔۔

مجھے پتہ تھا تم یہ کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔

اور میں چاہتا ہوں تم اس زمین کو سنبھالو۔۔۔۔۔

لیکن سر میں مجھے تو مجھے پتہ ہے تمہاری جاب چل رہی ہے لیکن پھر بھی سنبھال سکتے ہو تم میں یہ قابلیت ہے زاویار نے اس کی بات کاٹی۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے سر جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔۔

آذر وہاں سے نکل گیا اور زاویار بالکنی میں کھڑا کافی پی رہا تھا اور پھاڑوں سے نظر آتی چھوٹی چھوٹی گاڑیاں دیکھ رہا تھا سوچ وہ کچھ اور رہا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شام سے رات ہو گئی تھی لیکن ایمن باہر ہی نہیں نکلی تھی احمر آیا کچھ ٹائم وہ بیٹھا چائے پی اس کے بعد شہناز بیگم کھانا لگانے لگی زینب جاؤ ایمن کو بلا لاؤ کھانا کھائے وہ۔۔۔۔۔

امی آپی دوپہر سے کمرے میں بند ہو گئی ہے میں گئی تھی ایک دو دفا انہوں نے دروازہ نہیں کھولا۔۔۔۔۔

پہلے بتایا کیوں نہیں احمر نے بھنویں اچکا کر پوچھا جیسے کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

اب بتا تو رہی ہوں اور کیا کرو۔۔۔۔۔

ہاں جی بڑا احسان کیا ہے تم نے وہ اٹھ کر سیڑھیاں پھلانگتا اوپر والے پورشن میں چلا گیا منو بیٹا دروازہ کھولو کیوں بند کر دیا ہے تم نے خود کو۔۔۔۔۔۔

ایمن اٹھ کر آئی اور دروازہ کھول دیا اس کی آنکھیں روئی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیا ہوا ہے تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے کیا ارحم پریشان ہوا۔۔۔۔اس نے نفی میں جواب دیا۔۔۔۔۔

تو پھر کیا ہوا ہے کیوں روئی ہو۔۔۔۔۔

آپ بیٹھیں میں بتاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

ہاں بتاؤ وہ اس کے روم میں پڑے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

آج میں بی جان کو ہاسپٹل لے گئی تھی رایان کی عیادت کرنے۔۔۔۔۔۔

تو پھر ارحم نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔۔۔۔۔

تو وہاں جو زاویار کا خاص بندہ ہے یاور اس کے ہاتھ میں وہی انگھوٹھی تھی جو مجھے محمد احمد نے دی تھی۔۔۔۔۔

ہاں تو تو وہ ملوث ہے نہ ابو کے قتل میں۔۔۔۔۔

مطلب تم کہ رہی ہو صدیق بھائی کو یاور نے قتل کیا ہے۔۔۔۔۔ہاں کیوں کے محمد احمد نے کہا تھا کہ اس آدمی کو دو رنگز تھیں ایک جیسی اور یاور کو صرف ایک تھی۔۔۔۔۔

تو اس نے ویسی ہی رنگ لی ہو گی نہ ایک جیسی چیزیں ہوتی ہو نگی۔۔۔۔۔

ماموں میں نے اس رنگ پر ریسرچ کی ہے اس کا مٹیرئل بہت مہنگا ہے پاکستان میں چند لوگوں کے پاس ہے یہ رنگز اور ہوتی ہی دو ہیں۔۔۔۔۔

اچھا اچھا لیکن صدیق بھائی کے ساتھ کیا دشمنی ہو گی اس کی مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔۔۔۔

یہی تو پتہ کرنا ہے اس بدبخت کی کیا دشمنی تھی۔۔۔۔۔

ریلیکس پہلے ہم اس سارے معاملے کی تحقیقات کریں گے کیونکہ مجھے لگ رہا ہے وہ اکیلا یہ نہیں کر سکتا

www.novelsclubb.com

ایسے ہمیں کچھ وقت مل جائے گا۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔ لیکن ویکن کچھ بھی نہیں احمر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا میں اس معاملے کی تہہ تک پہنچوں گا اور تب تک تم نے کوئی قدم نہیں اٹھانا اور نا نہ کسی کو کچھ بتانا ہے۔۔۔۔۔

اوکے وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

اٹھو اور اگلے دس منٹ تک باہر آجاؤ کھانا کھانے۔۔۔۔۔

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا وہاں سے نکل آیا۔۔۔۔۔۔

زاویار رایان کے پاس آیا تھا ڈاکٹر نے ابھی چیک اپ کیا تھا اور کل ڈسچارج کرنے کو اس کو کہ گیا تھا۔۔۔۔۔

رایان بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

علیزے ابھی ابھی روم میں داخل ہوئی اوہ برو جاگ رہے ہو اس کی نظر رایان پر پڑی اچھا ہے آج ہم تینوں بہن بھائیوں کو ملکر بیٹھنے کا موقع ملا کتنا عرصہ ہو گیا ہے ہم ساتھ نہیں بیٹھے ڈیڈ کے ہوتے ہوئے ہم ساتھ تھے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں انگلیوں سے آنکھوں کے پروں کو صاف کیا۔۔۔۔۔۔

ہاں ڈیڈ تھے تو زندگی زندگی لگتی تھی اب تو بس گزارتے ہیں زندگی۔۔۔۔۔۔

ایسی باتیں کہاں سے سیکھیں ہیں زاویار نے مسکراتے ہوئے لیزے سے کہا۔۔۔۔۔

وقت سے برو اور کہاں سے۔۔۔۔۔

اچھا اب چھوڑو یہ باتیں اور بتاؤ پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔۔۔پڑھائی جیسے ہمیشہ سے چلتی ہے میری اس نے شرارت سے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مطلب تم کبھی نہیں سودھرو گی رایان نے کہا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کبھی بھی نہیں اس نے زبان دانتوں میں دبائی۔۔۔۔۔۔۔

یہ وہی کنٹرول روم تھا رات کا وقت تھا اور اس کی لیپ ٹاپ اسکرین پر اس قید خانے کا صحن نظر آ رہا تھا۔۔۔۔اس نے سیل فون اٹھایا اور ایک کال ملائی۔۔۔۔۔

بیل جا رہی تھی کال اٹھالی گئی۔۔۔۔۔

سر یہ دونوں صبح سے باہر نہیں نکلے چاہیں تو اس کو بھیج دوں اس نے اسی ملازم کا نام لیا۔۔۔۔۔

نہیں چھوڑ دو ان کو ان کے حال پر اور اس لڑکی کو بھجوا دو واپس۔۔۔۔۔۔

لیکن سر اس کیسے۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا نا اس کو بھیج دو۔۔۔۔۔

اوکے سر جیسے آپ کی مرضی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

زندگی ایک کتاب کی طرح ہے۔کچھ باب غمگیں ہیں، کچھ خوش ہیں،اور کچھ پرجوش ہیں، لیکن اگر آپ کبھی صفحہ نہیں پلٹتے ہیں، تو آپ کبھی نہیں جان پائیں گے کہ اگلا باب آپ کے لیے کیا رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔

اسلام آباد میں صبح ہو چکی تھی سارے گھر میں آملیٹ کی خوشبوں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اوہو سلمہ کتنی بار کہا ہے کہ یہ آملیٹ وغیرہ بناتے ہوئے کچن کا دروازہ بند کر دیا کرو سارے گھر میں خوشبوں پھیل گئی ہے اب مجھے نہیں پسند یہ زینب نے برا سا موں بناتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ یونی کے لیے تیار ہو کر نیچے آئی تھی اس نے آج لائٹ پنک کلر کا پلازہ اور گھٹنوں تک آتی شرٹ پہنی ہوئی تھی اونچی پونی ٹیل بنائے وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاں باجی بھول جاتی ہوں سلمہ نے بے چارگی سے کہا۔۔۔۔۔

افف ایک تو یہ تمہاری بھول جانے والی عادت اور آپی کہاں ہے۔۔۔۔۔

وہ جی تیار ہو رہیں ہیں چائے دے کر ابھی آئی ہوں ان کو۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تم مجھے ناشتہ دو اور زکی والے گئے اسکول۔۔۔۔۔

ہاں وہ تو چلے گئے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

اس قید خانے میں بھی صبح ہو گئی تھی مایا باہر نکل آئی تھی وہ چائے بنا کر آئی تھی اور اب مزے سے چائے پی رہی تھی وہ ہمیشہ سے ایسے ہی تھی بے فکر جتنی بھی مشکل آجائے اس نے تو بس جینا سیکھا تھا۔۔۔ محمد احمد نیند بھری آنکھیں لیے باہر آیا اور اس کے پاس پڑی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خیر تو ہے آج سورج کہاں سے نکلا ہے مایا نے ایکٹنگ کرتے ہوئے آسمان میں دیکھا۔۔۔۔۔

یہاں سے سورج نظر نہیں آتا بس روشنی آتی ہے اس نے جیسے مایا کی مشکل حل کی ہو۔۔۔۔۔

اوہ آج تو جواب بھی دیا ہے میری بات کا مجھے لگ رہا ہے قیامت آنے والی ہے۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں نہیں کرتا تم سے بات۔۔۔۔۔

اچھا مذاق کر رہی ہوں بیٹھو مجھے تم نے اپنا نام نہیں بتایا کہ کون ہو تم کہاں سے ہو۔۔۔۔۔۔

وقت آنے پر بتا دوں گا۔۔۔۔۔

ابھی کیوں نہیں۔۔۔۔۔

اُفف ایک تو تم لڑکیاں اتنی بے صبری کیوں ہوتی ہو۔۔۔۔۔

تم لڑکوں سے کم ہوتی ہیں اس نے اپنے بال جھٹک کر کہا۔۔۔۔۔اچھا چھوڑو میں تمہیں اپنا بتاتی ہوں۔۔۔۔۔

پہلے بھی تمہیں بتا چکی ہو سب کچھ۔۔۔۔۔۔

لیکن میں نے یہ نہیں بتایا کے میرے ڈیڈ ایک پولٹیشن ہیں سرمد خان کی بیٹی ہوں میں۔۔۔۔۔

اچھا واقع مجھے نہیں پتہ تھا۔۔۔۔۔۔

ہم میں اکثر لوگوں کو نہیں بتاتی پتہ نہیں کیوں میں اپنی ایک الگ پہچان بنانا چاہتی ہوں لیکن اب تو سب کو پتہ چل گیا ہوگا کہ میں کون ہوں کیا ہوا ہے میرے ساتھ میں نیوز وغیرہ میں نہیں آنا چاہتی تھی لیکن اب تک آگئی ہونگی۔۔۔۔۔۔

اچھا ہے تمہیں پبلیسٹی ملے گی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے ایسی پبلیسٹی نہیں چاہیئے۔۔۔۔۔

ان دونوں میں باتیں ہوتی رہیں ان دونوں کو نہیں پتہ تھا کہ ان میں سے کون جائیگا کون رہے گا۔۔۔۔۔

خان ہاؤس کو آج پھولوں سے سجا دیا گیا تھا آج رایان ڈسچارج ہو کر آرہا تھا زاویار نے اس کے روم کی سیٹنگ بدلوالی تھی دوپہر کے تین بجے کا وقت تھا لیزے آج جلدی یونی ورسٹی سے واپس آئی تھی وہ فریش ہو کر آئی اور یونی سے لوٹتے وقت ایک بکے بھی لے آئی تھی اس کے ساتھ ایک کارڈ بھی وہ لاؤنج میں بیٹھی رایان کے آنے کا انتظار کر رہی تھی باہر سے گاڑیاں آکر رکنے کی آواز آئی تو وہ جلدی سے باہر نکل آئی اور گھر کی سیڑھیوں پر آکر رک گئی۔۔۔۔۔

وہ وہاں رک گئی رایان کو گارڈز نے گاڑی سے نکالا اتنے میں جہاں آرا بھی آگئی رایان قریب آیا تو جہاں آرا نے اس کا ماتھا چوم لیا زاویار بھی اس کو سہارا دیے ہوئے تھا۔۔۔ بروبیہ آپ کے لیے اس نے رایان کو بکے دیا۔۔۔۔۔

تھینکس ماء سویٹ سسٹر وہ بکے لیتا اندر آیا زاویار نے اس کو سہارا دے کر بیڈ پر بیٹھا دیا وہ وہاں پر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

رات ہو چکی تھی ارحم نے ایک گھر کے آگے گاڑی روکی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہاں کی دیوار سے کودا یہ گھر کی پچھلی دیوار تھی گھر کھالی تھا وہ آیا تو دروازے سب لاک تھے اس نے ادھر اُدھر دیکھا اس کی نظر کھڑکی پر پڑی اور وہ کھڑکی ریکنگ والی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی اور وہ آیا ہاتھ کا زور لگایا وہ کھڑکی آندر سے پہلے ہی سے کھلی ہوئی تھی وہ آندر کودا اور کھڑکی بند کر دی جیب سے سیل فون نکالا اور اس کی فلیش لائٹ آن کر دی سیل اس نے فلائٹ مونڈ کر دیا تھا مزہ سے وہ اندر آیا اور یہ ڈرائنگ روم کی کھڑکی تھی جس سے وہ کودا تھا وہ جلدی سے ایک سے دوسرا روم دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک بیڈروم میں داخل ہوا یہ ایک خوبصورت روم تھا شاندار فرنیچر ڈلا ہوا تھا اس میں وہ جلدی سے آیا اور اس کی ڈراز کھولیں وہاں کچھ نہیں تھا وہ الماری کی طرف

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بڑھالاک کافی حد تک مضبوط لگے ہوئے تھے اس نے جیب سے ایک پن نکالی اور وہاں اس نے زور لگایا ٹرک کی آواز سے لاک کھول گیا اس نے ڈرا کھولا اس میں کچھ یو ایس بیز پڑیں تھیں اور ایس ڈی کارڈز اور کچھ سیڈیز وغیرہ پاس رکھی الماری میں ایک بیگ تھا اس نے وہ سب اس میں ڈالیں اور بیگ دوسرے کندھے پر لٹکا دیا اور اس کے بعد تھی باری لائبریری کی وہ اس میں بھی آیا لیکن وہاں کچھ خاص نہ تھا ایک الماری میں ایک دو کارڈز پڑے تھے اس نے وہ اٹھائے اور واپس لاؤنج کی کھڑکی سے نکلا باہر لیکن اس کا پیر کھڑکی سے ٹکرایا آواز بہت تھی۔۔۔۔۔

کون ہے چوکیدار کی کڑک دار آواز آئی وہ کوئی پٹھان چوکیدار تھا اس کی آواز بھاری تھی ساتھ میں اس نے لائٹ بھی آن کرلی۔۔۔۔۔

او شٹ اس نے ہلکا سا مکا دیوار پر جڑا اور گھر کی دوسری جانب کوئی اسٹور وغیرہ تھے وہ ان کی اوٹ میں چھپ گیا وہ چوکیدار آیا ادھر اُدھر دیکھا اس کو کچھ نظر نہیں آیا تو واپس چلا گیا ویسے بھی وہ نیند سے اٹھ کر آیا ہوا لگا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوہ شکر اللہ کا بچ گیا اور پاکستان میں پتا نہیں کب وفا ہو گی یہاں تو چوکیدار تک بے وفا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ اس دیوار کے پاس آیا اور دیوار پر مہارت سے چڑھا اور باہر کود گیا گاڑی اسٹارٹ کر دی یہ تقریباً دو بجے کا وقت تھا۔۔۔۔۔ زاویار اپنے کمرے میں ٹی وی روم میں بیٹھا تھا کوئی فٹبال میچ چل رہا تھا وہ بے دلی سے دیکھ رہا تھا اٹھا اور سائیڈ ٹیبل سے سیگریٹ اور لائٹر وغیرہ اٹھا کر بالکنی میں آگیا اور سیگریٹ جلائی۔۔۔۔۔

اور پینے لگا وقت بڑا ظالم ہے کبھی کہاں تو کبھی کہاں ہم مجبور ہو جاتے ہیں اور اس مجبوری میں ہم سے کئی ایسے کام ہو جاتے ہیں جو ہم نہیں کرنا چاہتے۔۔۔۔۔

اس نے سگریٹ پھینک کر اس کو پیروں سے مسل ڈالا۔۔۔۔۔ تقریباً رات کے ایک بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے ارحم گیٹ کھول کر اندر داخل ہوا وہ گھر کا صدر دروازہ کھول کر اندر آیا اور دبے پاؤں سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آیا ابھی اپنے روم میں جانے لگا تھا کہ زینب پر اس کی نظر پڑی۔۔۔۔۔

کہاں سے آرہے ہیں ماموں آپ۔۔۔۔۔

کہیں سے نہیں اور یہ تم کیا سوئی نہیں کیا۔۔۔۔۔

پانی پینے کے لیے اٹھی ہوں اور یہ بیگ کس کا ہے وہ مشکوک نظروں سے ارحم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کسی کا نہیں اور رات بہت ہو گئی ہے جا کر سو جاؤ۔۔۔۔۔

جا رہی ہوں لیکن آپ زیادہ جہان سکندر نہ بنے ہں وہ اپنے بالوں کو جھٹکتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔۔۔

یہ کون ہے پہلے شک تھا لیکن اب یقین ہے کہ یہ پاگل ہے وہ بھی بیگ کندھے سے نیچے کرتا اپنے روم میں چلا گیا روم میں آکر اس نے بیگ سائیڈ پر رکھ کر اپنی الماری کھولی اور بیگ وہاں رکھ دیا اور خود فریش ہونے چلا گیا

www.novelsclubb.com

زاویار اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا لیپ ٹاپ گھٹنوں پر رکھے وہ بیٹھا تھا شاید کوئی ضروری کام تھا کچھ کیز دبائیں اور لیپ ٹاپ آف کر دیا اور اٹھ کر نیچے آگیا ادھر اُدھر دیکھا اس کو کوئی ملازم نا دکھائی دیا وہ کچن میں آیا اور کیبنٹ کھولے اور کافی ڈھونڈنے لگا اتنے میں لیزے کے روم کا دروازہ کھولا وہ اس نے مڑ کر دیکھا تو لیزے نیند سے بھری آنکھیں لیے باہر نکلی کچن سے کوئی اٹھا ک پٹھک کر رہا تھا پر وہ وہاں آئی تو زاویار نے بزاریت سے کیبن بند کی۔۔۔۔

کیا کر رہے ہیں برو آپ لیزے نے آنکھیں مسلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

کافی بنانے آیا تھا لیکن کافی مل نہیں رہی زاویار نے ہاتھ جھٹک کر کہا۔۔۔۔۔

اوہ آپ بنالیں گے اس نے حیرت سے دیکھا اس کو۔۔۔۔۔۔

ہاں کیوں میں کیوں نہیں کر سکتا زاویار نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ایسے ہی مجھے نہیں آتی نہ بنانی کافی اس لیے پوچھا۔۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک تم پیو گی۔۔۔۔۔

آپ پلائیں تو ضرور پیوں گی۔۔۔۔۔

اوکے آؤ میری ہیلپ بھی کرواؤ اور سیکھو ورنہ کل کو بڑی مشکل ہو سکتی ہے اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مجھے کیا مشکل آنی ہے آپ جو ہیں مجھے ہر مشکل سے بچانے والے اس نے بڑے مان سے کہا۔۔۔۔۔

زاویار نے اس کو دیکھا میں ہر وقت تمہارے ساتھ نہیں ہو سکتا کل کو تمہیں اپنے گھر جانا ہے وہاں پر میں نہیں ہو نگا۔۔۔۔۔

بروبیہ اب آپ ناٹپیکل عورتوں والی باتیں کر رہے ہیں مما بھی ایسی باتیں نہیں کرتی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاہا تم لوگوں کہ لیے مجھے جو کرنا پڑا میں کروں گا چاہے وہ ٹپیکل عورت ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔

اوہ میں صدقے بروآپ پر۔۔۔۔۔

اچھا اب زیادہ مسکے نا لگاؤ ہیلپ کرواؤ میری۔۔۔۔۔

سارا دن جس آدمی کے آگے پیچھے ملازم گارڈز پھرتے تھے وہ رات کو عام سا انسان بن جاتا تھا ایک رات کا ہی وقت ہوتا تھا جو وہ خود پر وقف کرتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک طرف سفید برف سے ڈھکے خوبصورت پھاڑ تھے تو پیچھے آگ کا سمندر جیسے ٹھاٹھیں مارتا ہوا اس کے قریب آرہا تھا بیچ میں وہ کھڑی آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن آگے چل نہیں پا رہی تھی اچانک اس کی آنکھ کھول گئی وہ پسینے سے

شرابور ہو چکی تھی اور اس میں وہاں سے اٹھنے کی ہمت نہیں تھی کچھ دیر وہاں پڑے سانس بحال کی پھر اٹھ بیٹھی اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگالیا اور

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com